الواح الصنادید

پروفیسر محمد اسلم

ڈاکٹر قمر الدین احمد قمر میرٹھی کا شمار پاک و ہند کے صفِ اول کے شعراء میں ہوتا ہے۔ ان کا مجموعۂ کلام "شمس و قمر" کے عنوان سے ۱۹۷۶ء میں لاہور سے طبع ہو چکا ہے۔

بہاول پور روڈ سے کوپر ہوسٹل ہوتے ہوئے اگر میانی صاحب میں داخل ہوں تو گلی ختم ہوتے ہی بائیں ہاتھ قبروں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ان میں سب سے نمایاں قبر قمر میرٹھی کی ہے۔ ان کی لوحِ مزار پر یہ عبارت منقوش ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈاکٹر قمر الدین احمد قمر میرٹھی مرحوم

خلف الرشید شمس الدین احمد شمس وارثی میرٹھی مرحوم

تاریخ وفات ۳۱ دسمبر ۱۹۷۷ء بمطابق ۱۹ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

بروز ہفتہ بوقت ۹½ بجے شب بروز شنبہ

بمقام سیالکوٹ وارڈ (میڈیکل) میو ہسپتال لاہور

جانِ عالم خسوف القمر میرٹھی

۷۷ عیسوی ۱۹

زاد ملال جناب ڈاکٹر قمر الدین احمد میرٹھی	قطعہ تاریخ انتقال
۱۳ ہجری ۹۸	۱۹ ء ۷۷

قمر میرٹھی قیام حال لاہور پاکستان ا ۱ ہ

۱۹ ۷۷ ء

آں سوگوار ابن الشمس آفتاب میرٹھی

۱۹ ۷۷ ء

لے گئی چھین کر اجل آخر — دے گئی آج دل کو داغ قمر
ڈھونڈتا آفتاب ہے لیکن — نہیں ملتا کہیں سراغ قمر
کل میں روتا تھا شمسؔ قبلہ کو — اب رولائیگا مجھ کو داغ قمر
اہل فن، فن سے زندہ رہتے ہیں — اب بھی تابندہ ہے چراغ قمر
لفظ و معنیٰ سے خوب ہے یعنی — آشکارا دل و دماغ قمر
کس قدر ہیں سرور ترا اشعار — ہر غزل ہے ئے ایاغ قمر
شنبہ انیسویں محرم کی — بن گئی دل یہ ہائے داغ قمر
غم ہے میرا ترا ہے سال وفات — کیا کرشمہ ہے یہ فراغ قمر
عمر بھر دل سے مٹ نہیں سکتا — نقش ہے آہ آہ داغ قمر

۱۳ ۹۸ ھ

منجانب ضیاء الدین احمد قیصر خلف الرشید ڈاکٹر قمر میرٹھی مرحوم، بیڈن روڈ، لاہور

اختر شیرانی کی قبر سے جانب مشرق ۳۰ میٹر کے فاصلے پر لب سڑک استاد داغ کے ایک نامور شاگرد قاضی محمد تحسین صدیقی بیدل بجنوری محو خواب ابدی ہیں۔ ان کا مجموعۂ کلام جمیع التواریخ کے ناموزوں عنوان سے ۱۳۷۱ھ میں لاہور سے طبع ہوچکا ہے۔ جمیع التواریخ کا نام یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ کوئی تاریخ کی کتاب ہوگی لیکن یہ ان کی شاعری کا مجموعہ ہے۔ جمیع التواریخ سے اس کا سال طباعت ۱۳۷۱ھ۔ برآمد ہوتا ہے۔

ان کے لوح مزار پر اندر کی جانب یہ عبارت کندہ ہے:

ھوالواجد الغفور

۱۳۷۳ھ

عالی مکان محمد تحسین صدیقی بیدل بجنوری

۱۳۷۳ھ

المتوفی ۲۵ شعبان ۱۳۷۳ھ مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۵۴ء

حمد بیدل بجنوری شاگرد داغ دھلوی

۱۹۵۴ء

جہانِ رنج وغم سے یاس وحرماں لے کے آیا ہوں
گیا تھا بے سر و ساماں یہ ساماں لے کے آیا ہوں

مرے آنے سے رونق بڑھ گئی گورِ غریباں کی
جِلو میں حسرتیں پہلو میں ارماں لے کے آیا ہوں

خداوندا اگر تو بخش دے بندہ نوازی ہے
تری رحمت کے بَل پر بادِصیاں لے کے آیا ہوں

لوحِ مزار کے باہر کی جانب یہ عبارت درج ہے:

یا اللہ ۷۸۶ یا محمدؐ

ھوالباقی

قطعہ تاریخ وفات

قاضی محمد تحسین صدیقی بیدل بجنوری

دریغا قاضی بیدل قضا کرد
بود ہر چند منظور الٰہی

چو کردم فکر تاریخ وفاتش
فلک گفتا کہ "مغفور الٰہی"

۱۳۷۳ھ

از صوفی تبسم

مشہور افسانہ نویس سعادت حسن منٹو کی قبر سے دس بارہ میٹر جانب شمال لبِ سڑک پروفیسر یوسف سلیم چشتی کی قبر ہے۔ موصوف حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ سے بیعت تھے اور ہندو فلسفہ، تقابلِ ادیان اور تصوف پر سند سمجھے جاتے تھے۔ انھوں نے کلامِ اقبال کی شرح بھی لکھی ہے۔ انھوں نے ایک بار فضائل صحابہؓ کے موضوع پر میری تقریر سن کر یہ چند شعر موزوں کیے تھے جو اُن کے ہاتھ سے لکھے ہوئے میرے پاس تبرکاً محفوظ ہیں:

سر بکف کون ہے اسلام کی خاطر اس دم
وقف ہے دیں کے لیے کس کی زباں کس کا قلم

کون صدیقؓ کی عظمت کا بیاں کرتا ہے
کون فاروقؓ کی سطوت کو عیاں کرتا ہے

کون عثمانؓ کے احسانوں کے گن گاتا ہے
کون سرکارؐ کی چوکھٹ سے صلہ پاتا ہے

کون صدیقہؓ کی ہے مدح و ثنا میں مشغول
کس کی خدمت ہوئی اللہ کی نظروں میں قبول

کس نے گاڑا ہے محمدؐ کے صحابہ کا علم
ہے سلیم ان کا جواب ایک محمد اسلم

چشتی مرحوم کے لوحِ مزار پر یہ عبارت منقوش ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرقد: پروفیسر یوسف سلیم چشتی

تاریخ وفات: ۱۱ فروری ۱۹۸۴ء - ۸ جمادی الاوّل ۱۴۰۴ھ

میاں صاحب میں حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے خلیفہ شیخ محمد طاہر لاہوری نور اللہ

مرقدہ کے مزار مبارک کی طرف جو سڑک جاتی ہے اس پر دُور سے ایک سفید گنبد نظر آتا ہے۔ اس گنبد کے نیچے خانقاہِ فاضلیہ بٹالہ (ضلع گورداسپور، مشرقی پنجاب) کے سجادہ نشین میاں نذر محی الدین قادری کا مزار ہے۔ ان کے سوانح "تذکرہ رؤسائے پنجاب" میں مرقوم ہیں۔ میاں صاحب کے پردادا میاں احمد شاہ بٹالوی تاریخ ہندوستان کے مصنف ہیں، جس کا مفصل تعارف ماہنامہ برہان دہلی (بابت ماہ) میں کرا چکا ہوں۔ احمد شاہ کے پردادا غلام قادر کی ایک تصنیف مثنوی رموز العشق کا علمی حلقوں میں بڑا چرچا ہے اور اس کی متعدد شرحیں طبع ہو چکی ہیں۔ حافظ محمود شیرانی نے "پنجاب میں اُردو" میں بھی غلام قادر مرحوم کا ذکر کیا ہے۔

میاں نذر محی الدین کے لوحِ مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حضرت عارف کامل مولانا سید میاں نذر محی الدین قادری رضوان اللہ علیہ

سجادہ نشین ہشتم دربار قادریہ فاضلیہ بٹالہ شریف

تاریخ وصال ھادئ پاک

۷ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

حکیم فقیر محمد چشتی کی قبر سے جانب شمال مغرب پندرہ میٹر کے فاصلے پر مولانا ذکی کیفی کی ابدی آرام گاہ ہے۔ موصوف مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی قدس سرہ کے فرزند، ادارۂ اسلامیات لاہور کے پروپرائٹر اور نامور شاعر تھے۔ راقم الحروف نے انھیں دیکھا بھی ہے اور سنا بھی۔ ان کا مجموعۂ کلام "کیفیات" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

اُن کے لوحِ مزار کے باہر کی طرف یہ عبارت مرقوم ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ وھو العزیز الغفار

قد افلح من زکٰھا

۱۹۷۵ء

مرقد مبارک

مولانا محمد زکی صاحب کیفی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۱۱ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ

لوح کے اندر کی جانب یہ عبارت منقوش ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا محمد زکی صاحب کیفی رحمۃ اللہ علیہ

ولد

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلھم العالی

ولادت ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۴۴ھ - ۳ جولائی ۱۹۲۶ء

وفات ۱۱ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ - ۲۸ جنوری ۱۹۷۵ء

ابدی غریق رحمت

۱۹۷۱ء

پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس سے فیروز پور روڈ کی طرف جاتے ہوئے بائیں ہاتھ ایک چھوٹا سا قبرستان آتا ہے، جو نیو گارڈن ٹاؤن کا قبرستان کہلاتا ہے۔ اس قبرستان میں اہلِ حدیث کے ایک نامور عالم دین مولانا عبداللہ روپڑی، ان کے برادر خورد مولانا محمد حسین روپڑی اور ابن الاخ حافظ محمد اسمٰعیل روپڑی محوِ خوابِ ابدی ہیں، لیکن ان کی قبروں پر کتبے نصب

نہیں ہیں۔

اس قبرستان کی مشرقی دیوار کے ساتھ ایک چھتری کے نیچے نیشنل کالج آف آرٹس کے پرنسپل اور نامور مصوّر شاکر علی کی ابدی آرامگاہ ہے۔ ان کے رہائشی مکان کو ان کی وصیت کے مطابق آرٹ موزیم میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جہاں ان کے نوادرات نمائش کے لیے رکھے ہوئے ہیں۔ ان کی قبر کی چھتری بھی ماڈرن آرٹ کا شاہکار ہے۔

شاکر علی مرحوم کے لوحِ مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

چڑیوں، پھولوں اور چاند کا مصوّر

شاکر علی

۶ مارچ ۱۹۱۴ کو رام پور کے اُفق پر طلوع ہوا اور ۲۷ جنوری ۱۹۷۵ء کو لاہور کی سرزمین میں مدفون۔

اسی قبرستان کے وسط میں ایک پختہ قبر باقی قبروں سے نمایاں نظر آتی ہے۔ یہ مشہور صحافی اور شاعر مولانا مرتضیٰ احمد میکش کی ابدی آرام گاہ ہے۔ اُن کے لوحِ مزار پر یہ عبارت درج ہے:

یاحیّ   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   یاقیوم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اُگتے ہیں اس میں عشق و محبت کے مست پھول

میکش نے جس زمین میں مدفن بنا لیا

مرتضیٰ احمد میکش مرحوم و مغفور

مُدیرِ اعلیٰ روزنامہ احسان، شہباز، مغربی پاکستان، نوائے پاکستان وغیرہ

لیکچرار شعبۂ صحافت و ممبر ادارتی بورڈ

شعبۂ معارف اسلامیہ اُردو، پنجاب یونیورسٹی

پیدائش : جالندھر ۱۴ مئی ۱۹۰۰ء جمعۃ المبارک

وفات : لاہور ۲۷ جولائی ۱۹۵۹ء جمعۃ المبارک

انا للہ وانا الیہ راجعون

ماڈل ٹاؤن لاہور کے جی بلاک میں ایک بڑا صاف ستھرا قبرستان ہے جس میں کئی نامور حضرات محوِ خوابِ ابدی ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے استاد حضرت مولانا میرک شاہ اندرابی اور ابوالاثر حفیظ جالندھری بھی یہیں آرام فرما ہیں۔ افسوس کہ ان دونوں بزرگوں کی قبروں پر کتبے نصب نہیں ہیں۔ حفیظ جالندھری کی ایک بیٹی اور اہلیہ بھی اسی قبرستان میں دفن ہوئیں۔ اُن کی اہلیہ کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اُس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

انا للہ وانا الیہ راجعون

زینب خاتون

بیگم

ابوالاثر حفیظ جالندھری

وفات

۷ مارچ ۱۹۵۴ء

میں ہوں اَب تک اسیرِ دانہ و دام

جو رہا ہو چکے ہیں ان کو سلام

بیگم حفیظ کی قبر سے قریب ہی لبِ سڑک مشہور ماہرِ تعلیم و نفسیات سید کرامت حسین جعفری کی آخری آرامگاہ ہے۔ مرحوم ایم، اے، او، کالج لاہور کے پرنسپل رہ چکے ہیں اور اُنھوں نے اس کالج کی ساکھ کو دوبارہ بحال کر دیا تھا۔ ان کے لوحِ مزار پر یہ عبارت

کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علی فاطمہ حسن حسین

یا حیّ یا قیوم

مرقد

پروفیسر سید کرامت حسین جعفری

تاریخ پیدائش ۲۱ مئی ۱۹۱۲ء

تاریخ وفات ۲۳ دسمبر ۱۹۷۶ء

(یوسف سدیدی)

اس کتبے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ حافظ یوسف سدیدی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، جنہیں اہلِ فن نے خطِ نسخ کا امام تسلیم کیا ہے۔ موصوف ان دنوں سعودی عرب میں فن کی خدمت میں مشغول ہیں۔